بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

احکاماتِ الٰہیہ، اسوۂ رسولِ اکرم ﷺ اور جماعتی روایات کی روشنی میں مجلس مشاورت کی اہمیت کا بیان نیز عہدیداران اور ممبران شوریٰ کی ذمہ داریوں کی بابت نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12؍مئی 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورت آل عمران کی آیت فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِي الۡأَمۡرِ فَإِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس آیت کا ترجمہ ہے۔ پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کیلئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تو تند خو اور سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور ہر اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تو کوئی فیصلہ کرلے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

اِن دنوں مختلف ممالک میں جماعتی مجالس شوریٰ منعقد ہو رہی ہیں۔ بعض ملکوں میں ہو چکی ہیں اور بعض میں آئندہ ہوں گی۔ شوریٰ کی اہمیت اور نمائندگان کی ذمہ داریوں کے بارے میں پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ کئی سال گزرنے کے بعد مناسب سمجھا کہ آج اس بارے میں پھر اللہ تعالیٰ کے حکم، آنحضرت ﷺ کے اُسوہ اور جماعتی روایات اور طریق کے مطابق کچھ کہوں۔ جہاں مجالس شوریٰ منعقد ہو چکی ہیں وہاں کے نمائندگان بھی ان باتوں سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریوں کے حوالے سے ممبران شوریٰ کو یاد رکھنی چاہئیں کیونکہ مجلس شوریٰ کی سفارشات اور خلیفہ وقت کے اُن پر فیصلے کے بعد ہی ممبران کی بعض ذمہ داریاں شروع ہوتی ہیں۔ ان کا انجام دینا اور اپنا کردار ادا کرنا ہر ممبر شوریٰ کا فرض ہے۔

جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں جہاں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے اپنی امت کے لیے انتہائی نرم دل رکھنے والے تھے وہاں اس بات پر بھی توجہ دلائی کہ جن کے سپرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھانا ہے اور آپؐ کی پیشگوئیوں

کے مطابق آپؐ کی غلامی میں آنے والے مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کرنا ہے اُن کا بھی یہ کام ہے کہ پیار محبت اور نرمی سے کام کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر نرمی نہ دکھائی، سخت دلی دکھائی اور غصہ میں آنے والا ہوا تو یہ لوگ دُور ہو جائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ درگزر کرنے، بخشش کی دعا کرنے اور مشورہ کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ پس اس اصول اور تعلیم کے تابع مجالس شوریٰ منعقد کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ کرنے والی نہیں بلکہ مشورہ دینے والی مجلس ہے اس لیے فرمایا کہ مشوروں کے بعد جو فیصلہ تُو کرے اس پر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے عمل کر جس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے نتائج بھی بے انتہا برکتوں والے نکالے گا۔

توکل کی اعلیٰ ترین مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتی ہے۔ آپؐ کو بہت سے معاملات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست راہنمائی ملتی تھی لیکن اُن معاملات میں آپؐ ضرور مشورہ فرماتے تھے جن میں اللہ تعالیٰ کا واضح حکم نہ ہوتا تھا۔ آپؐ کا یہ عمل اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہمیں بتانے کے لیے ہے کہ جماعتی عہدیداروں کے افراد جماعت کے ساتھ کیسے رویّے ہونے چاہئیں اور ہمیں بھی باہم مشورے سے کام کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو خلافت کے انعام سے نوازا ہے۔ اس لیے خلیفہ وقت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم اور سنت نبویؐ کے مطابق دنیا کی جماعتوں سے ان کے حالات کے مطابق مشورے لیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر معاملہ میں آنحضرت ﷺ کی راہنمائی فرماتا لیکن آپؐ کو بعض معاملات میں مشورے کا حکم دے کر اور آپؐ کا بعض معاملات میں مشورہ لینا در حقیقت ہمیں صحیح راستے پر چلانے، باہمی مشورے و تعاون سے کام کرنے اور امت میں وحدت پیدا کرنے کیلئے ہے۔

اس بارے میں ایک حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ کی آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری امت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد و ہدایت سے محروم نہیں رہے گا اور جو مشورہ نہیں کرے گا وہ ذلت سے نہ بچ سکے گا۔ پس آنحضرت ﷺ تو ان مشوروں سے مستغنی تھے اور ہیں لیکن اس کے باوجود آپ نے مشورے لئے تا کہ امت کے سامنے وہ نمونہ قائم فرمادیں جس سے امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لیتی رہے اور ہمیشہ رشد و ہدایت کے رستوں پر چلتی رہے اور ذلت سے بچتی رہے۔

پس ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ ہمارے اندر شوریٰ کا نظام رائج ہے۔ پس ہر احمدی کو عام طور پر اور ہر شوریٰ ممبر کو خاص طور پر اس کی قدر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اُس نے ہمارے لیے رشد و ہدایت کا سامان پیدا فرمادیا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے مشورہ لینے کے لیے عموماً تین طریق تھے جن کو خلفاء نے بھی جاری رکھا اور حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس پر عمل کیا۔ ایک یہ کہ جب مشورے کے قابل کوئی معاملہ ہوتا تو ایک شخص کے اعلان کے بعد لوگ جمع ہو جاتے اور پھر جو رائے یا مشورہ ہوتا اُس پر آنحضرت ﷺ فیصلہ فرمادیتے۔ دوسرا طریق یہ تھا کہ جن لوگوں کو آنحضرت ﷺ مشورے کا اہل سمجھتے صرف اُنہیں بلالیتے اور پھر اُن چند لوگوں کی مجلس سے مشورہ لیا جاتا۔ تیسرا طریق یہ تھا کہ جہاں آنحضرت ﷺ سمجھتے کہ دو آدمی بھی جمع نہیں ہونے چاہئیں وہاں آپؐ علیحدہ علیحدہ بلا کر مشورہ لیتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ لینے والا نہیں پایا۔ پس یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ وہ نبیؐ جس کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل تھی جب مشورہ لیتا ہے تو تم لوگوں کو کس قدر مشورے کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بدر کے میدان میں بھی صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دینے کے بعد اُس پر عملی اظہار بھی کیا اور اپنی جان کی بازی بھی لگادی۔ پس ہمارے شوریٰ کے ممبران کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے آپ کو تیار کریں کہ ہم نے مشوروں اور فیصلے کی منظوری کے بعد اس پر عمل کرنے کے لیے ہر قسم کی قربانی دینی ہے۔ آپ اس ادارے کے ممبر ہیں جو نظام خلافت اور نظام جماعت کا مددگار ادارہ ہے۔ مشورہ دینے والوں کے مشورے نیک نیتی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ پس اس لحاظ سے مشورہ دینے والوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ ان کا تقویٰ کس معیار کا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت تو یہاں تک وضاحت کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شاوِر الفقہاء والعابدین۔ یعنی سمجھدار اور عبادت گزار لوگوں سے مشورہ کرو۔ ہر ایک سے نہیں۔ پس یہ معیار ہے نمائندگان کا۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو نمائندگان شوریٰ چنتے ہیں کہ اپنے میں سے ایسے لوگ چنیں جو بظاہر صائب الرائے ہوں، دینی علم میں بہتر ہیں اور عبادت کے معیار بھی اچھے ہیں۔ جہاں بھی اس معیار کو سامنے رکھتے ہوئے نمائندگان چنے جاتے ہیں ان نمائندگان کی رائے میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک نمایاں فرق نظر آرہا ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت یہی سمجھتا ہے کہ لوگوں نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے نمائندے بنائے ہیں تو وہ اس کے مطابق ہی اپنی نمائندگی کا حق ادا کر رہے ہوں گے اور اگر نمائندگان اپنا حق ادا نہیں کر رہے تو وہ نہ صرف افراد جماعت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا رہے ہوں گے بلکہ خلیفہ وقت کے پاس بھی اپنی امانت کا حق ادا نہ کر کے خیانت کر رہے ہوں گے۔

شوریٰ کی نمائندگی ایک سال کی ہوتی ہے جس میں انتظامیہ سے تعاون کرنا ہے، فیصلوں پر خود بھی عمل کرنا ہے اور کروانا بھی ہے۔ ہمیشہ یہ نگرانی کریں کہ آپ کی جماعت میں کس حد تک خلیفہ وقت کے فیصلے

کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔ بعض دفعہ فیصلہ، عہدیداروں کی سستیوں کا شکار ہوتا ہے اور اس طرح عمل نہیں ہوتا جس رنگ میں ہونا چاہیے۔ ایسی صورت میں متعلقہ عہدیدار اور مرکز کو توجہ دلائیں۔ اس دنیا میں بہانے بنا کر بچ جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں وہ امانتوں کے بارے میں پوچھے گا۔ بعض ممبران اُس وقت مرکز کو بتاتے ہیں جب کسی عہدیدار سے اختلاف ہو جاتا ہے یہ بھی درست نہیں ہے۔

جماعتوں کی طرف سے بعض تجاویز دوبارہ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اُن پر عمل نہیں ہوا۔ پس ایسی جماعتوں اور عہدیداروں کو سوچنا چاہیے کہ کیا یہ تقویٰ پر چلنے، اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے، خلافت کی اطاعت کرنے اور اپنے عہد کو نبھانے کا عمل ہے۔ ملکی مرکز کو شرمندگی کا اظہار کرنا چاہیے کہ ہم اس پر عمل نہ کروا سکے لیکن اس سال ہم اس پر عمل کریں گے اور عمل نہ کروائیں تو ہم مجرم ہوں گے اور اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جو اپنی امانتوں کا حق ادا نہیں کر رہے اور معافی مانگتے ہوئے یہ لکھنا چاہیے کہ ہم اس سال اس تجویز کو پیش نہ کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ اس سے انتظامیہ اور نمائندگان کو کم از کم یہ احساس ہو گا کہ وہ بڑے بڑے لائحہ عمل بنا کر خلیفہ وقت کو پیش کرتے ہیں اور پھر اُس پر عمل نہیں کرتے تو وہ مجرم ہیں اور خلیفہ وقت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے والے ہیں۔ اس لحاظ سے جہاں اجتماعی طور پر محاسبہ ہو وہاں انفرادی طور پر بھی نمائندگان شوریٰ اور عہدیداران اپنا محاسبہ کریں اور استغفار کریں اور عمل نہ کرنے کی وجوہات تلاش کریں۔ پس یہ جائزے ہی جماعتی نظام کو صحیح راستے پر چلا سکتے ہیں ورنہ زبانی باتیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔

اپنے عملی نمونے، لوگوں کے ساتھ پیار محبت کا تعلق، اُن کا درد دل میں رکھنا، خلیفہ وقت کی اطاعت کے معیار کو بلند کرنا، ہر عہدیدار اور ممبر شوریٰ کا خاص امتیاز ہو گا تو تبھی ایک انقلابی تبدیلی مجموعی طور پر جماعت میں پیدا ہوتی دیکھیں گے۔ شوریٰ اس لیے منعقد کی جاتی ہے کہ جہاں ہم اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے کے لیے منصوبہ بندی کریں وہاں خدائے واحد کا پیغام پہنچانے کے لیے اور دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کے نیچے لانے کے لیے ایسی منصوبہ بندی کریں جو ایک انقلاب پیدا کرنے والی ہو۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کی روشنی میں تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں، کوتاہیوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے اپنے فضل سے ہمیں ہمیشہ نوازتا چلا جائے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔